کرونا کے سیاہ بادل اور گوروں کے دیس میں کرکٹ

تحریر: سہیل احمد لون

گزشتہ برس گرمیوں میں انگلینڈ میں کرکٹ کا عالمی کپ کھیلا گیا تھا جس میں بالآخر پہلی مرتبہ گورے عالمی چیمپئن بننے میں کامیاب ہوئے اس وقت کوئی یہ تصور بھی نہیں کرسکتا تھا کہ آئندہ بین الاقوامی کرکٹ میچ تماشائیوں کے بغیر بھی ہونگے۔ کرونا وائرس نے تمام شعبۂ زندگی کو متاثر کیا وہاں کھیل و سیاحت بھی اس کی وحشت گردی سے نہ بچ سکے۔ اس وقت انگلینڈ میں ویسٹ انڈیز اور پاکستان کی ٹیمیں انگلینڈ سے سیریز کھیلنے کے لیے موجود ہیں۔ پاکستان تین ٹیسٹ میچ اور تین T20s کھیلے گی۔ ٹیسٹ میچوں میں اظہر علی اور T20 کے لیے بابر اعظم قومی ٹیم کی قیادت کریں گے۔ پاکستان اور انگلینڈ کے درمیان اس سے قبل 83 ٹیسٹ میچ کھیلے جا چکے ہیں جن میں 25 انگلینڈ نے جیتے اور 21 ٹیسٹ میچوں میں پاکستان نے کامیابی حاصل کی جبکہ 37 میچ ہار جیت کے فیصلے کے بغیر ختم ہوئے۔ پاکستان اور انگلینڈ کے مابین ٹیسٹ میچوں کی تاریخ 66 برس پر محیط ہے۔ اس دوران پاکستان نے 15 مرتبہ انگلینڈ کا دورہ کیا جس میں پاکستان نے 3 مرتبہ ٹیسٹ سیریز جیتی اور انگلینڈ نے 7 مرتبہ ٹیسٹ سیریز اپنے نام کی جبکہ 5 مرتبہ ٹیسٹ سیریز برابر رہی۔ انگلینڈ نے پاکستان کی میزبانی میں 10 ٹیسٹ سیریز کھیلیں جن میں 2 ٹیسٹ سیریز UAE کی بھی شامل ہیں، جن میں پاکستان کا پلہ بھاری ہے۔ پاکستان نے 5 ٹیسٹ سیریز جیتیں اور 2 ٹیسٹ سیریز انگلینڈ کے جیتنے میں کامیاب رہا جبکہ 3 ٹیسٹ سیریز کا فیصلہ برابری پر ختم ہوا۔ عالمی کپ جیتنے کے بعد انگلینڈ پہلی مرتبہ پاکستان سے ٹیسٹ سیریز کھیلنے جا رہا ہے، یاد رہے 1992ء میں پاکستان عالمی چیمپئن بنا تھا تو اس کے بعد پہلی 5 ٹیسٹ میچوں پر مشتمل سیریز انگلینڈ کے ساتھ گوروں کی سرزمین پر تھی جس میں پاکستان نے 2:1 سے کامیابی حاصل کی تھی۔

پاکستان نے پہلی مرتبہ 1954ء میں عبدالحفیظ کاردار کی قیادت میں انگلینڈ کا دورہ کیا تھا۔ اس وقت بھی انگلینڈ بڑی مضبوط ٹیم تھی اور آسٹریلیا سے ایشز سیریز جیت کر انکے حوصلے کافی بلند تھے اس کے برعکس پاکستان کی ٹیم نوزائیدہ تھی جسے دورہ شروع ہونے سے قبل کپتانی کے معاملے میں لابنگ، گروپ بندی اور عبدالحفیظ کاردار کے خلاف باقاعدہ تحریک کا سامنا کرنا پڑا۔ بعدازاں اس وقت کے ڈیفنس سیکریٹری سکندر مرزا نے یہ مسئلہ حل کر کے ٹیم کو انگلینڈ روانہ کیا۔ یہ وہ وقت تھا جب کرکٹ کے نقشے پر پاکستان کا نام نہیں تھا، جب ٹیم انگلینڈ پہنچی تو اس کو عام سے ہوٹل میں بریڈ اینڈ بریک فاسٹ پر رکھا گیا کھلاڑیوں کو اپنے کپڑے اور یونیفارم بھی خود دھونے پڑتے تھے کیونکہ ان کے الاؤنس میں لانڈری شامل نہ تھی۔ اس وقت کھلاڑیوں کو 10 روپے یومیہ الاؤنس ملتا تھا جس میں ہوٹل کے عملے سے لانڈری کروانا ممکن نہ تھا ٹیم کے ساتھ کوئی ریڈیو نمائندہ اور صحافی بھی نہیں تھا۔ پہلا ٹیسٹ لارڈز میں بارش کی مہربانی سے ڈرا ہوا جبکہ مانچسٹر میں کھیلا جانے والا دوسرا ٹیسٹ میچ انگلینڈ نے ایک اننگز اور 129 رنز سے جیتا ناٹنگم میں تیسرے ٹیسٹ میں بھی حالت خراب تھی مگر بارش نے ایک مرتبہ پھر مدد کی اور میچ ڈرا ہو گیا۔ چوتھا ٹیسٹ میچ اوول میں تھا جہاں فضل محمود نے دونوں اننگز میں چھ چھ وکٹیں لیکر انگلینڈ کی ٹیم کو چاروں شانے چت کر دیا اور پاکستان 24 رنز سے میچ جیت کر سیریز برابر کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اپنے پہلے دورے میں انگلینڈ کو انگلینڈ میں ٹیسٹ میچ میں

شکست دینے کا ریکارڈ پاکستان نے اپنے نام کیا۔اس میچ کے بعد پاکستان کو انگلینڈ کو ٹیسٹ میچ میں شکست دینے کے لیے 28 برس انتظار کرنا پڑا۔اس دوران انگلینڈ کیساتھ 9 ٹیسٹ سیریز کھیلی گئیں جس میں یا انگلینڈ جیت جاتا تھا یا میچز ڈرا ہوتے۔1982ء میں عمران خان کی قیادت میں پاکستان نے انگلینڈ کا دورہ کیا تو ٹیم ڈرا کی بجائے جیتنے کے لیے کھیلتی نظر آئی جس کا نتیجہ لارڈز کے تاریخی میدان میں 10 وکٹوں سے جیت کی صورت میں نکلا۔تین ٹیسٹ میچوں کی یہ سیریز انگلینڈ نے 2:1 سے جیتی مگر پاکستان کا مورال کا بلند ہو گیا جسکا اثر 1983ء کی ہوم سیریز میں نظر آیا جب پاکستان نے پہلی مرتبہ انگلینڈ سے ٹیسٹ سیریز جیتی۔اس کے بعد پاکستان کا انگلینڈ کو ٹیسٹ سیریز ہرانے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔1987ء میں عمران خان کی قیادت میں ہیڈ نگلے لیڈز میں ٹیسٹ میچ جیت کر پہلی مرتبہ انگلینڈ کی سر زمین پر ٹیسٹ سیریز جیتی۔1988ء میں انگلینڈ نے پاکستان کا جوابی دورہ کیا تو پاکستان نے ایک مرتبہ پھر انگلینڈ سے ٹیسٹ سیریز جیت لی۔1992ء میں عالمی چیمپئن پاکستان نے جاوید میاں داد کی قیادت میں انگلینڈ کا دورہ کیا اور ٹیسٹ سیریز 2:1 سے جیتی۔1996ء میں وسیم اکرم کی قیادت میں انگلینڈ کا دورہ کیا تو انگلینڈ کو لگاتار پانچویں مرتبہ ٹیسٹ سیریز میں شکست کا سامنا کرنا پڑا پاکستان نے سیریز 2:0 سے اپنے نام کی۔2000ء میں انگلینڈ کی ٹیم ناصر حسین کی قیادت میں پاکستان آئی اور معین خان کی قیادت میں پاکستان ٹیم کو ٹیسٹ سیریز میں 1:0 سے شکست دی۔اسکے بعد وقار یونس کی قیادت میں پاکستان نے 2001ء انگلینڈ کا دورہ کیا جس میں ٹیسٹ سیریز 1:1 سے برابر رہی۔2005ء میں مائیکل واون کی قیادت میں انگلینڈ کی ٹیم نے پاکستان کا دورہ کی جسے انضمام الحق الیون نے 2:0 سے شکست دی۔2006ء میں پاکستان نے انضمام الحق کی قیادت میں انگلینڈ کا دورہ کیا تو انگلینڈ کے کپتان اینڈریو سٹراؤس نے سیریز 3:0 جیت کر انضمام الحق سے مائیکل واون کا بدلہ لیا۔2010ء میں سلمان بٹ وشاہد آفریدی کی قیادت میں انگلینڈ کا دورہ کیا جس میں پاکستان کو 3:1 سے شکست کا سامنا تو کرنا پڑا مگر اس کے ساتھ کپتان سلمان بٹ سمیت محمد عامر اور محمد آصف سپاٹ فکسنگ میں ملوث ہونے کی وجہ سے گوروں کے دیس میں پابند سلاسل بھی ہوئے۔2012ء میں مصباح الحق کی قیادت میں UAE میں کھیلی جانے والی ٹیسٹ سیریز میں 3:0 سے شکست دیکر پہلی مرتبہ گوروں کو وائٹ واش کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔2015-16 میں UAE میں پاکستان نے ایک مرتبہ پھر انگلینڈ کو ٹیسٹ سیریز میں 2:0 سے ہرایا۔2016ء میں مصباح الحق کی قیادت میں پاکستان نے انگلینڈ کا دورہ کیا جو 2:2 سے برابر رہا۔2018ء میں سرفراز احمد کی قیادت میں آخری مرتبہ دورہ کیا جو 1:1 سے برابر رہا۔

اس وقت پاکستان کی ٹیم اظہر علی کی قیادت میں انگلینڈ کے دورے پر ہے، یہ ٹیسٹ سیریز اس لحاظ سے بھی اہم کہ یہ آئی سی سی ٹیسٹ چیمپئن شپ (2019–21 ICC World Test Championship) کا ایک تسلسل ہے۔گوروں کے دیس میں 1982ء کے بعد پاکستان نے کئی تاریخی فتوحات اپنے نام کیں ہیں۔جس میں 2009ء میں یونس خان کی قیادت میں T20 عالمی کپ اور 2017ء میں سرفراز احمد کی قیادت میں فائنل میں بھارت کو ہرا کر ICC Champions Trophy جیتنا بھی شامل ہے۔اس کے علاوہ 1979ء اور 1983ء میں انگلینڈ کی سرزمین پر عالمی کپ کے سیمی فائنل بھی کھیلے۔1954ء میں عبدالحفیظ کاردار کی قیادت میں اگر نوزائیدہ ٹیم اپنے پہلے دورے میں انگلستان کو ٹیسٹ میچ ہرا کر سیریز برابر کرسکتی ہے تو یہ بھی ممکن ہے اظہر علی کی قیادت میں کوئی فضل محمود اور

لطل ماسٹر حنیف جیسا کھیل پیش کر کے گوروں کو حیران کر دے۔اگر دونوں ٹیموں کا موازنہ کیا جائے تو اس وقت انگلینڈ کی ٹیم کافی مضبوط نظر آتی ہے پاکستان کے لیے ٹیسٹ سیریز برابر کرنا بھی ایک معرکے سے کم نہیں ہوگا۔عمومی طور پر انگلستان میں بادلوں کے سائے تلے دیسی بلے بازوں کو سوئنگ گیند کھیلنے میں خاصی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر اس مرتبہ کرونا وائرس کے سیاہ بادلوں تلے گوروں کے دیس میں کرکٹ کھیلنے کا نیا تجربہ ہوگا۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

05-07-2020